منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتوی بختم ۔ بخاتم و مہر تمدہ منشور محمدی ؐ توریت بلا توریہ انجیل بتجیل ۔ گویان صفت و سیرت مبرو محمدی

منشور محمدی کافرمان	جاری رہی تا بختم دوران	شایع ہر ہزار تزمین	آمین آمین الہی آمین

نمبر ۲۲ | مطبوعہ ۵ ۔ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۲ ہجری بنگلور | جلد ۱۴

مثنوی

چکیدہ قلم معدلت جناب منشی سید عبد الحی صاحب سبزواری دام مجدہ

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو	سبحانک لا شریک یا ہو
تجھ کو ہین زن ہے اور نہ فرزند	ما لک پ ہین تجھے خداوند
عابد ہین تمام تو ہی معبود	ساجد ہین تمام تو ہی مسجود
تسبیح مین تیری ہی ہر اک شی	ہر دل مین تری جگہ نہان ہے
احسان ترا ہی کیا فراوان	منت کو ترے نہین ہے پایان
اللہ رحمان رحیم ہے تو	حادث سب اور قدیم ہی تو
جب مہر کی تیری اک نظر ہو	نار نمرود سرد تر ہو
تمہاری پہ اپنے جب تو آوے	پانی سے اگ مین لیجاوے
تیری رحمت جو جوش پر آوے	ابر رحمت فرش پر آوے
جب فضل ہوا جہانپہ تیرا	محبوب کو اپنے تو نے بھیجا
وہ کون ہے باعث دو عالم	سردار جہان شفیع اکرم
سرچشمہ رحمت الٰہی	خورشید چرخ رہنمائی
محبوب خدا خدا کی رحمت	زینت دہ مسند نبوت
مقبول جناب رب داور	بے سایہ تھا جسکا جسم اطہر

سرودفتہ انبیا محمد
اللہ کا ہو سلام اوسپر
بعد اس کے ای ناظرین منشور
سنئے کہ یہ دین کا ہے پرچا
منشور محمدی یہی ہے
بیدین نکو اس سے ہدایت
اسپر گذرا ہے تیر ہوان سال
رکھتا ہے یہ رخ نگارین
صورت پر اس کے یہ جوانی
ہر ایک ورق ہی کاغذ زر
ہر سطر مین اسکے نور دین ہے
حرفونمین بہری کبت سلہی
ایسا اخبار صدق آثار
چمکاتا ہے یہ جمال اپنا
ہے پانچ دپیہ قیمت سال
امید ہے صاحبان ہمت

سردار اصف محمد
اس کے اصحاب پر مقرر
ای پاک دلان بذل معمور
دین حق کا ہے اس سے چرچا
تو قیع سرمدی یہی ہے
دینداردن کو ہی فروغ ہت
ہی حور دہوان سال اسکو فی الحال
مشرمندہ ہی جس سے ماہ و پروین
دیتی ہے لطف زندگانی
کیا کاغذ زر کہ ماہ انور
جو نقطہ ہے نکتہ یقین ہے
ہے چشم پری کی روشنائی
ہے تمسے شیوع کا طلبگار
ہر عشرے مین کمال اپنا
کیا چیز ہے اسکے روبرو مال
قیمت دیونگے حسب طاقت

ہی دل سے دعائے سبزواری
حق اس کو رکھے ہمیشہ جاری

بقیہ جواب نور افشان نمبر ۳۹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۸

مطبوعہ ۲۵ ستمبر ۱۸۸۴ء

قولہ پانچ سورہ بنی اسرائیل کی عبارت یہ ہے۔
وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا
او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانہار خلالہا
تفجیرا او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا او تاتی
باللہ والملائکۃ قبیلا۔ او یکون لک بیت من زخرف
او ترقی فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل
علینا کتابا نقرؤہ قل سبحان ربی ہل کنت الا
بشرا رسولا۔

وہی لوگ کہتے ہین کہ ہم تجھپر ایمان ہرگز نہ لاوینگے
تاوقتیکہ تو ہمارے واسطے زمین کے نیچے سے پانی
کا چشمہ نکال کر جاری نہ کرے یا ہوجاوے تیرے
واسطے خرما یا انگور کا کوئی باغ اور اسمین جاری
کرے تو نہرین یا آسمان کو ہمپر گرا دے جیسا کہ تو نے
دعوے کیا ہے یا خدا کو اور فرشتون کو بلا وے
گواہی کے واسطے یا سونے کا بنا ہوا تیرا ایک گھر ہو
یا تو چڑھ جاوے آسمان پر وہ چڑھ جانا تیرا ہم
سچ نہ جانینگے جب تک تو ہمارے واسطے کوئی لکھی
کتاب نہ اوتار لاوے جسے ہم آپ پڑھ سکین کہدے
محمد اللہ پاک ہے مین کون ہون مگر ایک آدمی جو
پیغمبری پر بھیجا گیا ہون۔ اس آیت مین جب کفار
عرب نے معجزہ طلب کیا تو صاف کہدیا مین کون ہون

جو معجزہ دکھاؤن مین تو ایک آدمی جو حکم سنانیکو
بھیجا گیا ہون۔

اقبال قربان جائے اس ادراک و تفہیم پر کہ اس
آیت سے انکار دیگر معجزات اخذ کرتے ہین اور
آنحضرت کو مجبور کہتے ہین۔ اجی حضرت تم طلبہ کو کی
الفاظ کی کیا خاک معنی سمجھاتے ہوگے نہین معلوم
اس علمیت پر آپ کو کس نے مدرس فارسی قایم
کیا ہے شاید یہ عہدہ تبدیل مذہب کی بدولت ملا
کیا ہے ورنہ لیاقت علمی تو آپ کی آپکی عبارت
ماضی و حال سے خوب ہی مترشح ہوتی ہے کہ آپ خ
خاص سے نفی عام سمجھتے ہین سمجھو تو اگر یون کہین
کہ سانوین کلاس کا ایک فلانا لڑکا موجود نہین تو
کیا عاقل اس سے یہ مطلب نکال سکتا ہے کہ سانوین
کلاس مین کوئی لڑکا نہین یا سانوین کلاس ہی نہین
اون لوگون کی یہ درخواست تھی کہ ہماری لئے
پانی کا چشمہ جاری یا اپنے لئے ایک باغ پیدا کر جس
مین نہرین اور فوارہ جاری ہون اور خدا اور
فرشتہ آنکر آپ کی گواہی دین یا آسمان پر ایک
سیڑھی کے ذریعہ سے آپ چڑھ جاوین اور آسمان
سے ایسا کتابہ لادین جسمین تصدیق آپ کی لکھی
ہو اور اس کو ہم خود پڑھ سکین یا آسمان کو ہم پر
گرا دین تاکہ ہم فنا ہو جاوین تب ہم آپ پر ایمان
لاوینگے۔ پھر آپنے اون کی بے ایمانی کی وجہ
سے جواب دیا کہ یہ سب معاملات قبضہ خدا مین ہین
اور مین خدا نہین ہون بلکہ مثل اور نبیون کے آدمی

ہون۔ تو اب منصفین خیال فرمادین کہ کیسے یہ بات
کہیو نکر ثابت ہو کہ اسنے معجزہ سے انکار نہ کیا
بھلا خیال تو کرو کہ خدا نے جسم ہو کر کس نبی کی گواہی
دی جو آنحضرت سے سب نے انکار کیا اور مدرس صاحب
کہی دینا یا خدا نے آنکر یہود کو روکا کہ مسیح کو کیون
تذلیل و خوار اور رسوا کیون انکار کرتے ہو یہ
تو میرا اکلوتا بیٹا ہے اور اگر خدا مجسم ہو کر ایسا کرتا
تو نبیون کی بھیجنے کی ہی کیا ضرورت ہوتی نہ
خدا مجسم ہے تو جسم پکڑ کر دنیا مین آسکتا ہے اور
اگر آسمان کو حسب درخواست اون نے گرا دیتا
تو ان کی ہدایت کے لئے انبیا کو کیون بھیجتا اور
نہ کوئی خدا کو حسب تصریح خروج ۳۳ باب ۲۰ پہلا
صموئیل ۶ باب ۱۹ یوحنا ۱ باب ۱۸ - ۵ باب ۳۷
پہلا تمطاؤس ۱ باب ۱۷ - ۶ باب ۱۶ وغیرہ سے
دیکھہ سکتا ہے اور دیکھہ کر زندہ نہین رہ سکتا تب
نہ خدا نبیون کی قابو اور اختیار مین ہے تو پہلا
پہر کیونکر ان لوگون کی درخواست قبول کیجاتی
خصوصا اوس حالت مین جبکہ اونہون نے پہلے معجزات
کو دیکھا اور ایمان نہین لائے چنانچہ اوس سے
اوپر کی آیات ہی مین ایک معجزہ کا دکھلانا اور
ان کا ایمان نہ لانا مشروحا مذکور ہے اسطرح
سے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا
بمثل ہذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض
ظہیرا۔ ولقد صرفنا للناس فی ہذا القرآن من
کل مثل فابی اکثر الناس الا کفورا۔ یعنے کہدی

معجزہ کی سکتا اور نہ منکرین سے کہ اگر نبی معجزہ
دکھلاتی اور اس بات پر کہ لاتین نشانی مانند قرآن
کے تو نہ لاتین سکے اس خوبی و فصاحت و تعلیم عمدہ
کی سا تہ قرآن کے مانند اگرچہ ہو دین بعض ان
کے بعضون کی اس کام مین پشت و پناہ اور رہے
شک اس مین بیان و نصیحت ہے واسطے لوگون کے
ہر قسم کی ترغیب اور تربیب کے پس انجیل کیا بہت لوگون
نے اور نبی ہا سوائے مسیح کے
پس جائے انصاف ہے کہ جب ان لوگون کے سامنے
یہ معجزہ پیش ہو چکا اور وہ قرآن کے مانند ایک لفظ
نہ بنا سکے حالانکہ ان سے کہا گیا تہا کہ اگر تم سچے ہو۔
تو بنا لاؤ مثل قرآن کے ایک صورت اور وہ نہ
بنا سکے اور نہ اپنی کفر سے باز آئے تو پہر ان کے لئے
دوسری کتاب کی کیا ضرورت تہی اور عجب تر یہ
کہ اہل عرب کے پاس توریت و انجیل بہی حسب تصریح
شہادت قرآنی سر ولیم میور صاحب موجود تہی
اور اس مین پیغمبر عرب کا حال بجنسہ درج تہا وہ
اہل یہود و نصاری سے بموجب ان کتابون کے
سنتے تہے اور پہر وہ یقین نہ لائے تو انصاف کرو
کہ پہر دوسری کتاب آسمان سے ان کے لئے آتی تو
کیا فائدہ ہوتا کیا معجزہ فضول کام مین بہی ہوتا ہے
ہرگز نہین۔

اور مرقس ۶ باب ۵ متی ۱۳ باب ۵۸ مین لکہا
ہے کہ وہ یعنے مسیح کوئی معجزہ وہان سے نہ دکھلا سکا
تو ہم مدرس صاحب سے پوچہتے ہین کہ مسیح کیون نہین

زبان سے اپنے دہن مین معجزہ دکھلا سکا اور کیا اس سے تمام معجزات باطل ہو گئے۔

قولہ پھر دوسری جگہ سورۂ عنکبوت مین لکھا ہے وقالوا لولا انزل علیہ ایت من ربہ۔ قل انما الایات عند اللہ۔ وانما انا نذیر مبین۔ ترجمہ لوگ کہتے ہین کہ اگر اوسکی اوپر کوئی نشانی نازل نہ ہوئی اوس کے رب سے تو ہم ایمان نہ لاوین گے تو کہہ ای محمد نشانیان تو اللہ کے پاس ہین مین تو ایک نصیحت کرنیوالا ہون۔ اس آیت مین ہی محمد صاحب نے معجزہ دکھانے سے گریز کیا اور خواستگاروں کو جواب شافی نہ دیا۔

اقول ہم ہر آیت کو صحیح کرکے لکھدیتے ہین کیونکہ ہم کو طعن سے کچھ غرض نہین ہے ہم کو تو بہر صورت اصلاح مدرس مطلب کی کرنی ہے مگر اس آیت مین تو غلطی تحریر سے سوا ترجمہ ہی غلط کر دیا اور اسی وجہ سے آپنے اس نمبر کی آیات مستدلہ مین اعراب نہین لگائے اور نہ کسی تفسیر معتبر کے حوالہ سے کسی آیت کو لکھا اور اس سے اگلی آیت کو جس سے مطلب پورا حاصل ہوتا ہے سہو محو کر گئے ہم پہلے تفسیر حسینی سے اس آیت کا ترجمہ لکھتے ہین اور پھر وہی اگلی آیت جس کو مدرس صاحب نے چھوڑ دیا اور سکات کرا دیا مطلب لکھا اوسی تفسیر سے معہ ترجمہ نقل کرتے ہین۔

تفسیر حسینی جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ گفتند کافران چرا فرو فرستادہ نمی شود بر محمد نشانہا از پیش پروردگار او یعنے معجزہ ناقۂ صالح وعصاء موسیٰ ومائدۂ عیسیٰ

بگو جزین نیست کہ آیتہا ومعجزہا نزد یک خداست ہرگاہ بر ہر کہ خواہد فرو فرستد واظہار آن عجز امتان را واختیار من نیست وجزین نیست کہ من بیم کنندہ ام آشکارا یعنے تخویف میکنم بہ نیستی کہ شما دریابید۔ اس سے اگلی آیت یہ ہے۔

اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم۔ ان فی ذلک لرحمۃ وذکری لقوم یؤمنون قل کفی باللہ بینی وبینکم شہیدا یعلم ما فی السموت والارض۔ ترجمہ آیا بسندہ نیست ایشانرا حجتی ہویدا ومعجزہ واضح آنکہ فرو فرستادیم بر تو قرآن را وپیوستہ خواندہ می شود برایشان بزبان ایشان وایشان افصح مردم اند واسرار بلاغت واطوار فصاحت برایشان مخفی نیست وتو نقدی کردی وکوتاہ ترین سورہ در برابر قرآن از ایشان طلبیدے وایشان کشکری کشنده ومال وجان را درمی بازند وبمعارضۂ آن نمی پردازند معجزہ روشن ترازین کجا باشد۔ بدرستیکہ درین کتاب ہر آئینہ بخششی است وبخشایشی ونعمتی بزرگ مر کسی را کہ متابعت او کند وپندی ونصیحتی است مر گروہی را کہ تصدیق کنند بگو بسندہ است خدای میان من وشما وگواہ بر سخن من چہ مرا تصدیق می کند بہ معجزات می دانند خدا بتعالی آنچہ در آسمانہا ودر زمین است پس حال من وشما بر وجہی نخواہد بود انتہی بلفظہ۔ اب ناظرین سے انصاف چاہتا

ہیون کو اُنسے مجبوری و معذوری آنحضرت کی ذات
جانتی ہے یا مین منا انہی سے کام کرتا اور جو لوگ
کتب انبیا پر مبصر رکھتے ہین اور ان کو بغور و کامل
ملاحظہ کرتے ہین وہ خوب جانتے ہین کہ معجزات سب
انبیا کو حسب حالات زمانہ ہر ایک کو جدا گانہ عطا
ہوے ہین ہر ایک نبیون مین ایک ہی قسم کے معجزات
کاملا نہین پاؤگے دیکھو عہد موسی مین جادو
گردن اور علم سحر کی کثرت تہی اور اسی مین وہ
خود نمائی و سرکشی کرتے اور خدا کو نہ مانتے تہے تو
بہ لحاظ اوس زمانہ اور مغلوب کرنے ظنیۃ السحر دن
کی موسی علیہ السلام کو اسی قسم کے معجزات عطا ہوے
جیسے عصا کا سانپ بنکر جادوگردن اور فرعون کے
طرف لپکنا دریاے نیل کا خون ہونا۔ مینڈکون
مچھرون جوؤن کا طوفان مصریون پر آنا سا حیرد ن
پر پہوڑے پہپولے کی بلا نازل ہونا وغیرہ علی ہذا القیاس
اور نبیون کو اسی طرح سے دوسرے قسم کی معجزات
موافق حال زمانہ کے عطا ہوئی نہ یہ کہ وہی معجزہ
جو موسی کو ملا دوسرے نبیون کو بہی وہی عطا ہوا
چنانچہ یہ بات ماہرین کتب سماوی پر مخفی نہین ہے
اسی طرح زمانہ مسیح مین امراض واسقام کی کثرت
اور معالج کو عمدہ رہنما سمجھتے تہے تو آپ کو دفع امراض
وحیات اموات کا معجزہ عطا ہوا عصا موسی
ان کو بہی نملا پہر اسی زمانہ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ
والسلام مین فصحاء و بلغاء وحکماء کی بڑی کثرت
تہی اور جو سب مین زیادہ فصیح ہوتا تہا وہی شریف

بزرگ سمجھا جاتا تہا لہذا آنحضرت کو معجزہ فصاحت و
بلاغت ملا ہوا۔

اب غور کرو کہ ان لوگون کی یہی درخواست تہی
کہ عصا موسی و ناقہ صالح یا مائدہ عیسی کا سا معجزہ دکہلایا
جاوے۔ اور رسولے عصا موسی وغیرہ کے اور
معجزات کو وہ دیکھ چکے تہے اور اسپر یہ حکم ہو چکا
تہا اور معجزہ فصاحت و بلاغت یعنے قرآن کو وہ
لوگ دیکھ چکے تہے کہ تم ایک چہوٹی سی سورہ ہی
کل قرآن کے مقابلہ مین لاؤ۔ اور وہ نہین بنا سکتے
تہے حالانکہ اون مین ہزارون لسان فصیح و سرآمد
فصحا موجود تہے مگر سب حیران تہے لہذا ان کی بے
ایمانی و نادرستی کی وجہ سے وہی معجزہ قرآن پیش
کیا گیا اگر ان کو عصا و موسوی کا معجزہ ہی دکہلایا
جاتا تو وہ کب یقین کرتے اور جو لوگ معجزہ فصاحت
دیکھہ کر ایمان لے آئے تہے ان مین کچہ حاجت معجزہ
نمائی باقی نہین تہی خدا دلون کا حال جانتا ہے۔
اس واسطے ان کا یہ سوال رد کیا گیا اور معجزہ
فصاحت قرآن اور اس سے ان کا عجز یاد دلایا
گیا۔ اس سے یہ کب ثابت ہوتا ہے کہ آنجناب نے
کوئی معجزہ نہین دکہایا کیونکہ یہان ہی وہی نفی
خاص ہے عام نہین اور اگر بتامل آیت آیندہ کو ملاحظہ
فرماؤ تو معجزات کا اثبات ہی معلوم ہوگا نہ کہ انکار

اب مدرس صاحب کو لازم ہے کہ اس آیت کو
انجیل مقدس کی آیت سے مقابلہ تو کرین اور گریبان
مین منہ ڈال کر دیکہین یوحنا ۶ باب ۳۰ تب انہون

نے وہون نے اوس سے کہا پس تو کون سا نشان
دکھاتا ہے تاکہ ہم دیکھکر تجھپر ایمان لاوین تو کیا
کرتا ہے ۳۱۔ ہمارے باپ دادون نے بیابان
مین من کھایا چنانچہ لکھا ہے کہ اوسنے اونہین آسمان
سے روٹی کھانیکو دی ۳۲۔ تب یسوع نے اونہین
کہا کہ مین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ موسی نے تمہین
آسمانی روٹی نہین دی بلکہ میرا باپ تمہین سچی
آسمانی روٹی دیتا ہے۔
دیکھو یہ سوال مسیح سے معتقدون نے کیا اور
موسی کی طرح من کہلانے کا معجزہ طلب کیا تو آپ
نے ان کو بھی بعینہ وہی جواب دیا جو ان آیات
قرآن مین ہوا گیا ہے اس مین اور اوس مین کچھ
فرق نہین ہے ہان اتنی بات ضرور ہے کہ آنحضرت
سے منکرین نے اپنی شرارت سے عصاء موسوی
کا معجزہ طلب کیا اور جناب مسیح سے ان کے معتقدین
نے پس بتائید مدرس صاحب کے لازم آیا کہ مسیح نے
کوئی معجزہ نہین دکھلایا ورنہ کیا معتقدین مسیح یون
کہتے کہ تو کیا معجزہ دکھاتا ہے اور آپ ان کو مثال
دیتے ہرگز نہین بلکہ مسیح یون جواب دیتے کہ مین
نے فلان فلان معجزہ دکھایا اور دکھاؤنگا۔
اور اس جواب مسیح سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ معجزہ
خدا کی مرضی سے ہوتا ہے نبی کو خود معجزہ دکھلانے
کا اختیار نہین۔ اب افسوس آتا ہے مدرس صاحب
کی متعصب پر کہ مسیح جو بات کہین وہ تو بے عیب
ہو اور اوس سے نکلا معجزہ نہ سمجھا جاوے اور جو وہی

بات لفظ بلفظ آنحضرت فرقان پر الزام
جاوے۔ بھلا صاحب مسیح تو نبی چہ رسد خدا
خدا ہی تھے تو کیون نہین ان کو من کہلا دیا
اور کیون سچی روٹی یعنے انجیل کی طرف اشارہ
اب کیا ہم تمہاری طرح مسیح کے باقی معجزون سے انکا
کرین خدا ہم سے ایسا نہ کراوے اور آپ کو بھی خدا
ہدایت دے اور زنجیر ضلالت سے چھڑا دے۔
قولہ پھر سورۂ انعام مین لکھا ہے واقسموا باللہ
جہد ایمانہم لئن جاءتہم آیۃ لیومنن بہا۔ قل انما الآیات
عند اللہ وما یشعرکم انہا اذا جاءت لا یومنون
ترجمہ قسم کھائی ہے کہ اگر کوئی معجزہ دیکھین تو ایمان
لاوینگے کہہ تو ای محمد معجزے اللہ کے پاس ہین
اور تم نہین جانتے ہو اگر معجزہ ہوگا تب بھی وہ
ایمان نہ لاوینگے۔ اس آیت سے بالکل مجبوری
پائی جاتی ہے کیونکہ کفار عرب نے عہد باندھا تھا کہ اگر
کوئی معجزہ محمد صاحب کا دیکھین تو ایمان لاوینگے
مگر اوسوقت بھی یہی جواب دیا کہ معجزہ اللہ کے
پاس ہین مین مجبور ہون۔
اقول مجبوری و مجبور کا لفظ اس آیت مین کونسا
ہے ناظرین منصفین تو جھوٹے پردہ تخفہ نازل کرینگے
جسکا وہ مقدار ہے۔ یہان بھی آپنے جعل سازی
سے دریغ نہین کی اور اوہی بات لکھکر کہ لفظ
ہضم کرگئے اور ترجمہ مین الحاق کرنے سے باز نہ
آئے کہ کوئی کا لفظ گھڑ دیا کہ اگر کوئی معجزہ دیکھین
تو ایمان لاوین، ایسے ہی کسی خوش فہم نے کہا تھا

ہم نہ پڑھتے قرآن میں حرام کہتے ہیں جب اس سے
پوچھا گیا کہ اس بیت میں ہے تو اسے جواب دیا کہ
لا تقربوا الصلوٰۃ یعنی نزدیک جاؤ نماز کے۔
واہتم سکاری کو اوس سے چھوڑ دیا بنا جسکے معنے
یہ ہیں اور رہے تم مدہوش میں۔
غرضکہ ان نزول اس آیت کا اور نیز اس سے اگلے
آیات تفسیر حسینی سے لکھتا ہوں کیونکہ سب تفسیر
اسکی موافق ہیں۔
تفسیر حسینی جلد ا صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ چاپ نولکشور
آوردہ اند کہ اکابر قریش با حضرت رسالت پناہ
گفتند کہ ای محمد تو ما را خبر میدہی کہ موسیٰ عصا بر
سنگ زد و دوازدہ چشمہ آب جاری شد و عیسیٰ
مردہ را بدم زندہ کرد از ین آیتی بما بنمائی تا بتو
ایمان آریم حضرت فرمود کہ چہ می خواہید گفتند کہ
می خواہیم کہ کوہ صفا بدعای تو زر گردد حضرت
فرمود کہ اگر این معجزہ بہ تحقیق پیوندد مرا تصدیق
خواہید نمود جملہ بر قبول دعوت عہد کردند و بہ
سوگندان غلاظ شداد تاکید نمودند کہ اگر این
معجزہ بنمائی در موافق اہل توحید متابعت تو
کنیم۔ در معالم فرمودہ کہ حضرت بدعا اشتغال
نمود متعاقب آن جبرئیل نزول فرمود و پیغام
آورد کہ من بدعای تو این کوہ را زر سازم
لیکن سنت ما بران جاری شدہ کہ چون امم انبیا
بر نبوت ایشان نشانے خواہند و آن آیت بظہور

۔۔۔ اگر از ۔۔۔ صدہ بیرون نیایند عذاب استیصال
برایشان فرستیم اگر می خواہی این معجزہ ظاہر سازیم
ا۔ عذاب دہیم و ا۔ دو اگر خواہی بگذاریم تا توبہ
کنند حضرت قسم ثانی اختیار فرمود آیت انزلنا
ما باللہ و سوگند خوردند بہ خدائے بعدہ یا ہمہ
ترین سوگندان ایشان لئن جاءتہم آیۃ الخ یعنی
نشانہ از ان چہ طلب می کنند لیؤمنن بہا۔ بر تقدیر
ایمان آرند بدان۔ قل انما الآیات بگو جز ین نیست
کہ آیتہا یعنی نشانہائے نبوت کہ معجزات است عند اللہ
نزد یک خدا ایست و او بر اظہار کردن انچہ خواہد
قادر است و ما یشعرکم و چہ چیز دانا گردانیدہ شما را
ای مومنان با نچہ از کافران صادر گردد انہا را
عادت بر رستیکہ چون معجزہ ما بیاید بدیشان
و مشاہدہ کنند لا یؤمنون نخواہند گروید و تقلب
افئدتہم و می گردانیم دلہائے ایشان را از تصدیق
و ابصارہم و دیدہائے ایشان را از دیدن راہ
حق پس ایشان ایمان نمی آرند در آخرت کما
یومنوا بہ ہم چنانکہ ایمان نیاوردند آنچہ را از آیات
ظاہر شد اول مرۃ نخستین بار چون شق قمر و غیر آن
و نذرہم فی طغیانہم یعمہون و میگذاریم ایشان را
در بیراہی خود سرگشتہ می روند و لو اننا نزلنا
و اگر چنانچہ ما فرود می فرستادیم الیہم الملائکۃ
سوے این کافران فرشتگان را چنانکہ می گویند
و لو لا انزل علینا الملائکۃ و کلمہم الموتی و اگر
سخن می گفتند با ایشان مردگان چنانچہ اقتراح می

کہ نہ تو ایتہا و مشرفہ علیہم و اگر مجبوری کردیم برائے
ایشان کل شئی ہمہ چیز را کہ در دنیاست مبتلا
گردہ گردہ تا گواہی دہند بر وحدت الٰہی و نبوت
حضرت رسالت پناہی۔ ما کانوا لیؤمنوا نہ بودند
و نیستند ایشان کہ ایمان آرند الا آن یشاء اللہ
مگر آنکہ خواہد خدائے و لکن اکثرہم و لیکن بیشتر
کفار جہلون نمی دانند کہ اگر ہمہ معجزات بر ایشان
نمایند ایمان نخواہند آورد انتہی بلفظہ۔

دیکھو یہان تو نہ آنحضرت کی معجزہ سے مجبوری
پائی جاتی ہے نہ انکار معجزہ بلکہ ان کی معجزات
کا عمدہ ثبوت اور بیان ہے جیسا کہ بیان ہوا
کہ کما لم یؤمنوا بہ اول مرۃ یعنے جیسا کہ ایمان نہ لائے
پہلون معجزات شق قمر وغیرہ کی دیکھنے سے ایسا
ہی اب اگر کوہ صفا کو زر بنایا جاوے تو کب
ایمان لاوینگے شاید مدرس صاحب کی اصطلاح
مین بیان معجزات کلی ملعی مجبوری و انکار معجزہ
کی ہوگی۔ چشم براندیش کہ برکندہ باد۔ عیب
نماید ہنرش در نظر۔ اور یہ جو مدرس صاحب
نے فرمایا کہ یہان بھی وہی جواب دیا کہ معجزہ
اللہ کے پاس ہین) ہان جناب سچ ہے اگر وہ دعوے
خدائی کرتے تب آپ کو ان کا جواب پسند آتا
اور سب چیزون پر سے خدا کا قبضہ اٹھا کر آپ قابض
ہوتے تب آپ کی تسکین ہوتی مگر جناب یہ تو کسی
نبی نے دعوے نہین کیا اور سب اسی طرح خدا کو
قادر مطلق جانتے رہے ہین اگر ایسا نہ کرتے تو نبوت

رسالت کیونکر ملتی۔ اب وہ مسیح کی مجبوری
پر کچھ حاشیہ چڑھائے کیونکہ جب آپ نے اقرار
اثبات معجزہ پیغمبر اسلام کو مجبوری لکھ دیا
تو مسیح و ہیرو دیس کی واردات پر بھی آپ
آپ مسیح علیہ السلام کو عام لوگون سے کم جانتے ہونگے
لوقا ۲۳ باب ۸۔ اور ہیرو دیس مسیح کو دیکھکر
بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سے چاہتا تھا کہ اوسے
دیکھے اس لئے کہ اس کی بابت بہت کچھ سنا تھا اور
اس کی کوئی کرامات دیکھنے کی امید تھی۔ ۹۔
اور اس نے اس سے بہتیری باتین پوچھی پر اوسنے اسے
کچھ جواب نہ دیا۔ ۱۱۔ تب ہیرو دیس نے اپنی فوج
سمیت اوسے ناچیز ٹھہرایا اور اوسے چمچماتے پوشاک
پہناکے اوسکا تمسخر کیا۔

دیکھئے ہیرو دیس مسیح کی خبرین سن سنکر اوس کی
ملاقات کا کیسا مشتاق تھا اور کس شوق سے چاہتا
تھا کہ مسیح کا کوئی معجزہ دیکھے اور اسپر ایمان لائے
مگر افسوس نہ مسیح نے کوئی معجزہ دکھایا نہ اوس کے
کسی سوال کا جواب دیا ہیرو دیس نے ہر چند چاہا کہ
مسیح اوسکو جواب ہی دین مگر کیا ممکن تھا کہ آپ
جواب دین تب لاچار ہیرو دیس نے آپ کو جھوٹا
جانکر جو کچھ کیا سو کیا کیون جی مسیح صاحب معجزہ تو تبھی
ہی خدائی بھی تو اون کو حاصل تھی اور ہر طرح
سے حسب زعم تمہارے وہ قادر مطلق اور
خدا تھے مگر یہان اونکی قوت معجزہ نمائی اور
شان خدائی و قادریت کہان تشریف لیگئی تھی

اب فرمانے کی کیا مجبوری تھی یا نعوذ۔

قولہ اور اسی سورہ یعنے انعام کی ۵۷ آیت مین کہا ہے ما عندی ما تستعجلون بہ ان الحکم الا للہ یقص الحق وہو خیر الفاصلین قل لو ان عندی ما تستعجلون بہ لقضی الامر بینی وبینکم ترجمہ میرے پاس وہ چیز جسکی تم جلدی کرتے ہو نہین ہے تحقیق حکم اللہ کے طرف سے ہے اور وہی حق کو ظاہر کردیگا اور وہ سب حاکمون سے بہتر اور برتر ہے کہہ تو اے محمدؐ وہ چیز جسے تم چاہتے ہو جلد ہو جاوے اگر میرے پاس ہوتا تو میرا اور تمہارا جھگڑا فیصلہ ہو جاتا۔ اس آیت مین محمد صاحب نے اپنی معجزہ دکھانے سے قطعی انکار کیا اور اپنی مجبوری بیان کی ہے کہ تم جو چیز مانگتے ہو میرے پاس نہین ہے اگر ہوتی تو میرے اور تمہاری فیصلہ ہو جاتا۔

اقول لعنت کاذب سوا تحفہ نہین ؎ کیا نذر تمکو کروں اے نازنین
کذب گوئی شیوہ اجلاف ہے ؎ تم تو ہو منصور شرماؤ نہین
کج ادائی جعل سازی کذب تک ؎ بے حیائی حقہ بازی کذب ہین
آخر اک دن سامنا ہے موت کا ؎ ہو لجاؤ سب چنان اور چنین
تہمت قرآن کا ہوگا جب سوال ؎ کچھ نہین بن آئیگا اے نکتہ چین
حضرت عیسیٰ ہیں بیزار ازین ؎ اس تری تقریر سے اے عیب بین
یاد رکھو قبر مین جاؤ گے جب ؎ چرچ کی امداد ہوگی نہین
ابرہام اضحاق و یعقوب مسیح ؎ مشرکون ہے ہین سب چین برجبین
مشرکی سب کافری و حیلہ سازی ؎ پادری سب کذب کے مسند نشین
فکر عقبی خوف مولیٰ ہیچ کرتے ہین حقیر شاہ مرسلین
حضرت عیسیٰ کو جب ملعون کہا ؎ پھر کہو کیونکر ہوئے تم مومنین

جیسے کہ حضرت مدرس صاحب کی ہے کہ اوہی بات کہکر عوام فریبی کی راہ سے اپنا مطلب نکال لیتے ہین اسی طرح سے اس آیت مین کیا کہ اوہی آیت لکھدی۔ سو ناظرین کو واضح ہو کہ اس آیت مین معجزہ کا مطلقاً سوال نہین ہے مجبوری کا تو کیا ذکر ہوتا۔ پوری آیت اس طرح پر ہے۔

قل انی علی بینۃ من ربی وکذبتم بہ۔ ما عندی ما تستعجلون بہ۔ ان الحکم الا للہ یقص الحق وہو خیر الفاصلین قل لو ان عندی ما تستعجلون بہ لقضی الامر بینی وبینکم واللہ اعلم بالظالمین۔ ترجمہ اسی تفسیر حسینی سے نقل کرتا ہون جلد ۱ صفحہ ۲۷۱ بگو بدرستیکہ من بر حجتی و دلیلی روشنم از پروردگار من کہ آن قرآن است و وحی یا حجج عقلیہ یا آنچہ فاضل باشد میان حق و باطل و شما تکذیب می کنند آن دلیل را یعنی نزدیک من آنچہ شتاب می نمائید بر آن یعنے عذابے نیست حکم و در تاخیر و تعجیل عذاب مگر خدائی را می گوید خدای خبرہائے درست را و او بہترین کارگزار است یا بیان کنندگان بگو اگر نزدیک من بودے آنچہ شما بر آن شتاب می کنید یعنے عذاب ہر آئینہ گزاردہ شدہ بودے کار میان ما و شما یعنے شمارا ہلاک کردہ بودمی بہ تعجیل و میان ما و شما انقطاع شدہ بودی و خدای داناتر است بہ ستمگاران و وقت عذاب کردن ایشان۔

دیکھئے یہان تو نہ معجزہ کا سوال ہے نہ انکار ہے بلکہ ذکر عذاب الٰہی کا ہو رہا ہے اور اوپر ہی الفاظ آیت اول

مین آنحضرت سے پہلے معجزات کی صدور اور اپنے ان کی
یقین نہ لانے کا ذکر ہے جن الفاظ کو آپ خیانت کی راہ
سے چھوڑ گئے ہے کہ قل انی علی بینۃ من ربی وکذبتم
بہ۔ اب دیکھئے اس آیت مین آپ کی معجزون کا
بیان کیسی صراحت کے ساتھ ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ۔
مین حجت و دلیل روشن پر ہون یعنے مین نے اپنی
رب کی طرف سے معجزات دکھلائے اور تم نے
ان کی تکذیب کی۔ اس سے آپ مجبوری ثابت
کرتے ہین باقی آیت مین وہ قصہ ہے کہ نضر بن حارث
اور دیگر رؤساء قریش نے متفق ہوکر آنحضرت سے
کہا کہ تم ہمکو بار بار عذاب الٰہی سے ڈراتے ہو
اگر آپ مین عذاب خدا کی نازل کرنے کی طاقت
ہے تو نازل کیجئے اور صرف زبان سے نہ ڈرائیے
تب آپ نے یہ جواب دیا کہ خدا کو اختیار ہے خواہ
وہ عذاب اس وقت نازل کرے یا بعد اس کے
جب چاہے غرض تم مستحق عذاب ضرور ہو چنانچہ
صاحب تفسیر حسینی اعلی اللہ مقامہ اوسی صفحہ پر لکھتے
ہین۔ آورده اند که نضر بن حارث و رؤساء
قریش گفتند ای محمد چند مارا به عذاب الٰہی تخویف
دهید۔ فرمود انچه از عقوبت می توانی بما برسان
و پیش ازین مارا مترسان این آیت آمد قل انی
علی بینة من ربی وکذبتم به الی آخره۔
اب مدرس صاحب فرمائین کہ معجزہ سے مجبوری
اور ان کی درخواست معجزہ اس آیت سے کیونکر
آپ نے سمجھ لی شاید الہام ہوا ہو اور کیا عذاب
نازل کرنی اور خدا پر حکم کرنی کی طاقت انبیاء
ہے یا نزول عذاب قبضۂ خدا مین نہین ہے یا خدا نے
نوح سے طوفان کے بعد نہین فرمایا ہے کہ مین پھر
اس سے مثل طوفان نوح کے مخلوق پر عذاب نازل
کرونگا اگر یہ سب باتین صحیح ہین تو فرمائے آنحضرت
نے کیا بے جا فرمایا کہ عذاب کو خدا کے قبضہ مین
فرمایا۔ اب آپ کو لازم ہے کہ ایسے ہفوات سے
آیندہ کو محترز رہین اور توبہ کرین کہ آخر خدا کو
جواب دینا ہے اور کبھی بلا سند تفسیر اسلام کوئی آیت
خالی اپنی گمان سے نہ لکھا کرین کیونکہ آپ کو اسکی
معنی و شان نزول کی تفہیم کی تمیز نہین ہے
حتی کہ آپ ایک لفظ بھی کسی آیت کا صحیح نہ لکھ سکتے
ہین نہ پڑھ سکتے ہین لکھنا تو بہت سہل ہوتا ہے
کہ دیکھہ کر نقل کر لیا مگر آپ اوس مین بھی ایک
حرف صحیح نہین لکھہ سکتے۔

قولہ ان آیتون مین تو محمد صاحب نے معجزہ سے بالکل
مجبوری و معذوری بیان کی ہے۔

اقول ان آیتون مین آنحضرت کی معجزات کا
کامل ثبوت ہے جیسا کہ پیچھے بیان ہوا مجبوری و
معذوری نکال لینا آپ کی زبان درازی
ہے اور بس۔ معذوری و مجبوری اوسکا نام
ہے لوقا ۲۴ باب ۶۳ اور وے مرد جن کے
حوالہ یسوع تھا اوس کو ہنسون مین اوڑانے لگے۔
۶۴۔ اور اس کی آنکھہ موند کے اوسکی مونہہ پر طمانچے

لہ پیدایش ۹ باب ۵ - ۱۰ زبور ۱۴۵ - ۹ -

سے اور اس سے یہ کہہ سکے پوچھا کہ نبوت سے کہہ کر
کسنے تجھ کو مارا (متی ۲۶ باب ۶۸ و ۶۹ مرقس ۱۴
باب ۶۵ دیکھو) اسنے قادر مطلق نے موسیٰ پر تجلی کیا
پانچ کتابیں اور اس ماننے والے کو نہ نبوت سے
نہ الوہیت سے بتا سکے۔ معاذ اللہ۔

متی ۱۲ باب ۳۸ تب بعضے فقیہون اور فریسیون
نے جواب مین کہا کہ ای استاد ہم تجھ سے ایک نشان
دیکھنا چاہتے ہین ۳۹۔ اوسنے اونہین جواب دیا
اور کہا اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان
ڈھونڈتے ہین پر یونس نبی کے نشان کے سوا
کوئی نشان اونہین دکھایا جائیگا۔

(متی ۱۶ باب ۱-۴ لوقا ۱۱ باب ۲۹-۳۰) دیکھئے
مدرس صاحب مسیح اپنے کل معجزون سے قطعاً انکار
کرتے ہین اور معجزہ سے ایسے مجبور رہین کہ بوقت
سوال جھنجلا گئے اور سخت کلامی سے پیش آئے
اور بات بنائی تو یون بنائی کہ یونس نبی کا
معجزہ دکھلاؤنگا سوائے اس معجزہ کے اور نہ
دکھلاؤنگا کیونکہ لفظ کوئی کا ایسا ہے کہ ایک ہی
معجزہ نہ دکھلاؤنگا۔ سو یونس نبی کا نشان فرمائے
کس فریسی اور صدوقی کو دکھلایا۔

مرقس ۸ باب ۱۱ تب فریسی نکلے اور اس سے حجت
کرنے اوس کی امتحان کے لئے آسمان سے کوئی نشان
چاہا۔ ۱۲۔ اوس نے اپنے دل سے آہ کھینچکے کہا اس
زمانہ کے لوگ کیون نشان چاہتے ہین مین تم سے
سچ کہتا ہون کہ اس زمانہ کی لوگون کو کوئی نشان
دیا جائیگا۔ دیکھئے یہان مسیح اوس ایک معجزہ نشان
یونہ نبی سے بھی انکار فرماتے ہین اور ایک نشان
بھی دکھانے سے عجز ہین اور سچ سچ کہتے ہین کہ
اب مدرس صاحب اگر مسیح کی معجزات کا انکار کرینگے
تو گویا مسیح کو جھوٹا ٹھہرائینگے۔

متی ۲۰ باب ۱۲۔ اور اس وقت سردار کاہن اور
بزرگ اوسپر فریاد کر رہے تھے پر وہ کچھ جواب
نہ دیتا تھا۔ ۱۳۔ تب پلاطوس نے اس سے کہا کیا تو
نہین سنتا کہ یہ تجھپر کتنے گواہی دیتی ہین۔ ۱۴۔
پر اوس نے اوسے ایک بات کا بھی جواب نہ دیا چنانچہ
حاکم نے نہایت تعجب کیا (یوحنا ۱۹ باب ۹ و ۱۰
مرقس ۱۵ باب ۲-۶) دیکھئے مدرس صاحب یہان مسیح
پر حاکم کا وہ رعب غالب ہے، کہ جو اب تک نہین آتا اور
یہ حاکم اگر مسیح سے کوئی جواب معقول پاتا تو ضرور ایمان
لے آتا کیونکہ متی ۲۷ باب ۱۹-۲۵ مرقس ۱۵ باب
۹-۱۳ لوقا ۲۳ باب ۱۳-۲۳ یوحنا ۱۹ باب
۸-۱۲ مین اسکی مسیح سے ساتھ خیر خواہی و نیک نیتی
و اعتقاد درج ہے مگر جب کسی بات کا جواب ہی نہ ملے
تو مجبور ہدایت کیون کر ملی کیون صاحب معجزہ تو
بڑی بات ہے کہ بغیر حکم خدا نہین ہوتا مگر مسیح کی
علمیت کہان سوتی تھی کہ جواب تک نہ ملا۔

اکرنتھیون ۱ باب ۲۱ اس لئے کہ جب حکمت آلہی
سے یون ہوا کہ دنیا نے اپنی حکمت سے خدا کو نہ پہچانا
تو خدا کی یہ مرضی ہوی کہ منادی کی بے وقوفی
سے دنیا کو بچاوے ۲۲ چنانچہ یہودی کوئی نشان

چاہتے اور زنانی حکمت کی تلاش مین ہین - ۲۳ -
پر ہم مسیح کی جو مصلوب ہوا منادی کرتے ہین
دیکھو مدرس صاحب پولوس مقدس بالمقطع معجزات
سے انکار کرتے ہین اور زجاعت نہ دکھلانے معجزات کا
یہ بیان فرماتے ہین کہ اس سے کچھ فائدہ نہوا اس لئے
خدا کی مرضی اب یون ہوی کہ فقط وعظ و پند سے کام لیا جاے
قولہ مگر نہ معلوم مولوی لوگ کیون اثبات معجزہ
مین کوشش کرتے ہین اور مدعی سُست وگواہ چُست
کی مثل اپنے اوپر صادق کراتی ہین باقی آیندہ

اقول ہم اثبات معجزہ مین بذات خود نہین کوشش
کرتے ہین بلکہ جو آیات اپنے بحوالہ قرآن لکھی ہین
ان سب سے معجزہ کا اثبات ہوتا ہے اور نیز بسا آیات
در باب معجزہ آنحضرت قرآن مجید مین گواہی دیتی ہین
چنانچہ ناظرین کو بخوبی معلوم ہوا ہوگا مگر آپ ان آیتون
کو جو اناجیل مقدس سے بیان ہوئین دونون انکھون سے
روشنی مین پڑھتے تو معلوم ہوتا کہ پادری لوگ
کیون اثبات معجزہ مین کوشش کرتے ہین اور مدعی
سُست وگواہ چُست کی مثل اپنے اوپر صادق کراتی ہین

باقی آیندہ

راقم دہنی غریب ناقل مطبع بجنور کا۔

اختلاف اناجیل

نمبر ۱۔ ریوائزڈ نیو ٹسٹمنٹ مرتبہ و مصحہ امریکن
سوسائٹی اکسفورد چاپ ۱۸۸۱ء نیو ایڈیشن دو
کالم مین ہا بیلو۔

ترجمہ ۱۹۱۱ء | ترجمہ ۱۸۸۱ء

ترجمہ کا لفظ دعدد آیات
خارج کی گئی ہے۔

نمبر ۲ کنہلک نیو ٹسٹمنٹ کو پراوٹسٹنٹ نیو ٹسٹمنٹ
الفاظ مین کم و بیش کا اختلاف ہے اور بعض جا
مین اختلاف ہے اور کنہلک کی فاورادر بشپ
پراوٹسٹنٹ کی عہد جدید کو غلط و جعلی کتاب
کہتے ہین اور ثبوت دیتے ہین کہ میری انجیل غلط
شدہ و لگت گاسپل لیبن کی صحیح ہے اور لوتھر
مارٹین جرمنی نے انجیل مقدس کو تحریف کردالا
نمبر ۳ کنہلک اولڈ ٹسٹمنٹ عہد عتیق مین تو نیو
زیادہ ہے جس کو پراوٹسٹنٹ نے نکالڈالا مگر
کنہلک اوسے الہامی مانتے ہین۔

نمبر ۴ کوڈکس سینائیٹکس کوڈکس واٹیکانس
کوڈکس الکزینڈرینس یہ انجیل الواح سنگی شام
مین نزد ایک راہب کشندارف جرمنی کو ملی
اور ابتداءً روس مین چھپی بعدہ جرمن مین
بعدہ لندن مین چھپی جس قدر ان مین اختلاف
زیادتی جملہ کا ہے اختلاف سے اوس کی فہرست
لگادی ہے اور جس قدر لفظی اختلاف ہے وہ مین
مین خط کھینچکر سے ہزارون جملے مختلف لکھدئے ہین۔

نمبر ۵۔ گریک نیو ٹسٹمنٹ مصحہ کشندارف جرمنی
ترجمہ کردہ ڈاکٹر نوآئز چاپ لوسین اسمین تثلیث
والوہیت وکفارہ واصطباغ وعشاء ربانی وشفاعت
مسیح ہین ہے۔ نمبر ۶۔ نیو ٹسٹمنٹ گریسبخ ٹسٹ چاپ لندن
اسمین معجزات مسیح حواری و تثلیث والوہیت نہین ہے اور
جسقدر اختلافی آیت ہے اسکو لاطینی حرفین کج سطرین
واسطے شناخت کے لکھے ہین ترجمہ کردہ ڈاکٹر شیپر اور یہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔